سلسلۂ اَربعینات

حَیَاةُ النَّبِیّ ﷺ

اَلنُّوْرُ الْمُبِیْن فِي حَیَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِیْن ﷺ

(حیات النبی ﷺ پر چالیس اَحادیث مبارکہ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری



منہاج القرآن پبلیکیشنز

نام کتاب	:	اَلنُّوْرُ الْمُبِيْنُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ الْأَمِيْن ﷺ ﴿حضور ﷺ کے جسد اَقدس کے ساتھ حیات ہونے پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ و تخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2010ء (1,100)
قیمت	:	-/60 روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۷۰۹-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۷۶ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

اَہل علم و سعادت نے اپنے اپنے دور کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق لوگوں کے علم و فکر اور عقیدہ و عمل کی حفاظت اور پختگی کے لیے چھوٹے بڑے مجموعہ ہاے اَحادیث مرتب فرمائے۔ اِن مجموعہ ہاے اَحادیث میں سے ہی ایک قسم اَربعین کی ہے جس سے مراد چالیس اَحادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کا شمار عصر حاضر کے اُن جلیل القدر محدّثین میں ہوتا ہے جنہوں نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے اَسلاف کی روایات کے مطابق جہاں المنہاج السوی، ھدایۃ الأمۃ اور جامع السنۃ جیسے نہایت مستند اور ضخیم مجموعہ ہاے اَحادیث مرتب فرمائے، وہیں تبلیغ و اِشاعتِ حدیث کی فضیلت اور اس سے حاصل ہونے والے دُنیوی و اُخروی فیوض و برکات سمیٹنے کے لیے بصورتِ اَربعین مختصر مجموعہ ہاے اَحادیث مرتب کرنے کی علمی روایت کو بھی آگے بڑھایا تاکہ وسائل و ذرائع کی کمی اور قلتِ وقت کے شکار لوگ فرموداتِ رسول ﷺ سے مستنیر ہوسکیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ اور اسی طرح دیگر تمام اَنبیاءِ کرام علیھم السلام کا اپنے مزاراتِ مبارکہ میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونا، انہیں رزق عطا کیا جانا، ان کا نماز ادا کرنا، حج ادا کرنا اور اَحوالِ اُمت پر مطلع رہنا ایک ایسا اَمرِ قطعی ہے جس کے بارے میں روایات تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس اَمر کو تسلیم کرنے میں کوئی

شے مانع نہیں کہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، صوفیاء، محدثین، مفسرین اور فقہاء وغیرہم تمام اَئمہ متقدمین و متاخرین کا اسی عقیدہ پر اِجماع ہے۔

زیرِ نظر ''اَربعین'' میں حضور نبی اکرم ﷺ اور اسی طرح دیگر تمام اَنبیاءِ کرام علیہم السلام کا اپنے مزاراتِ مبارکہ میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے، انہیں رزق دیے جانے، اُن کے نماز و حج ادا کرنے اور اَحوالِ اُمت پر مطلع رہنے کے حوالے سے مستند ذخیرۂ حدیث سے چالیس اَحادیث مبارکہ اور اَقوالِ اَئمہ جمع کیے گئے ہیں۔ زیرِ نظر اَربعین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی کی تالیف ''الْعَظَمَةُ النَّبَوِيَّة فِي الْخَصَائِصِ الْبَرْزَخِيَّة (حضور ﷺ کے برزخی خصائصِ مبارکہ)'' سے ماخوذ ہے، جس میں موضوعِ زیر بحث پر جمع کی گئی اَحادیث زیادہ تعداد میں ہیں۔ نیز اَئمہ و محدثین کرام کے توضیحات و تشریحات بھی بالتفصیل درج کی گئی ہیں۔ جب کہ اَربعین ہٰذا میں ضخامت کے خوف سے اَحادیث کی تخریج اور اَئمہ کے توضیحی و تشریحی اَقوال کافی کم کر دیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں کماحقہٗ فرموداتِ نبوی سے اِستفادہ کرنے اور راہِ حق کو پہچاننے اور اُس پر بساط بھر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر اَحمد الاِسنادی)

رِیسرچ اسکالر، فرید ملت رِیسرچ انسٹی ٹیوٹ

اَلآيَاتُ الْقُرآنِيَّةُ

١. فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍم بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا٥ (النساء، ٤: ٤١)

''پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے٥''

٢. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا٥ (النساء، ٤: ٦٤)

''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے٥''

٣. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ

وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (الأنفال، ٨:٣٣)

’’اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں ○‘‘

٤. وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ط وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ (النحل، ١٦:٨٩)

’’اور (یہ) وہ دن ہوگا (جب) ہم ہر امت میں انہی میں سے خود ان پر ایک گواہ اٹھائیں گے اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم آپ کو ان سب (امتوں اور پیغمبروں) پر گواہ بنا کر لائیں گے، اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے ○‘‘

٥. اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ.

(الأحزاب، ٣٣:٦)

’’یہ نبیِ (مکرّم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب

اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔‘‘

٦. وَلاَ تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ o (البقرة، ٢: ١٥٤)

’’اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مت کہا کرو کہ یہ مُردہ ہیں، (وہ مُردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیںo‘‘

٧. وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ o فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ لا وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ o (آل عمران، ٣: ١٦٩-١٧٠)

’’اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال (بھی) نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہےo وہ (حیاتِ جاودانی کی) ان (نعمتوں) پر فرحاں و شاداں رہتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرما رکھی ہیں اور اپنے ان پچھلوں سے بھی جو (تاحال) ان سے نہیں مل سکے (انہیں ایمان اور طاعت کی راہ پر دیکھ کر) خوش ہوتے ہیں کہ ان پر بھی نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ. قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٨، الرقم: ١٥٣١، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب بإكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٣/٩١، الرقم: ١٣٧٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥١٩، الرقم: ١٦٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فضل الجمعة، ١/٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥، والدارمي في السنن، ١/٤٤٥، الرقم: ١٥٧٢، وأحمد بن حنبل —

وفي رواية: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَـلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ

.... في المسند، ٤/٨، الرقم: ١٦٢٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٦٩٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١١٨، الرقم: ١٧٣٣-١٧٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٠، الرقم: ٩١٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤١٣، الرقم: ١٠٢٩، والبزار في المسند، ٨/٤١١، الرقم: ٣٤٨٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٩٧، الرقم: ٤٧٨٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ١/٢٦١، الرقم: ٥٨٩، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٣٧١، الرقم: ٦٣٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٢٤٨، الرقم: ٥٧٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١٠٩، الرقم: ٣٠٢٩، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ/٣٧، الرقم: ٢٢، والوادياشي في تحفة المحتاج، ١/٥٢٤، الرقم: ٦٦١، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٣٧٠، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم: ٥٠١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥۔

الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْوَادِيَاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَدْ صَحَّحَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَالدَّارَ قُطْنِيُّ، وَالنَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ.

''حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اِس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اوراسی دن صور پھونکا جائے گا اوراسی دن سخت آواز ظاہر ہو گی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ کیا آپ کا جسدِ مبارک خاک میں نہیں مل چکا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں ایسا نہیں ہے) اللہ تعالیٰ نے زمین پر اَنبیاءِ کرام (علیہم السلام) کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام فرما دیا ہے۔''

''ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، اَحمد ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح

ہے اور امام وادیاشی نے بھی فرمایا: اِسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور امام عسقلانی نے فرمایا: اِسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلونی نے فرمایا: اِسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ علامہ ابن کثیر نے فرمایا: اِسے امام ابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی اورنووی نے الأذکار میں صحیح قرار دیا ہے۔

٢. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا. قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيْرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/٥٢٤، الرقم: ١٦٣٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥، ٤/٤٩٣، والمناوي في فيض القدير، ٢/٨٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم: ٥٠١۔

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یومِ مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے۔ اِس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اُس کے فارغ ہونے تک اُس کا درود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اور آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میری ظاہری) وفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا کیوں کہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا: اِس کے رجال ثقات ہیں۔ امام عجلونی نے بھی اسے حدیثِ حسن کہا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ

۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب زيارة القبور، ۲/۲۱۸، الرقم: ۲۰۴۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ـــ

أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَمَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ......وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میری اُمت میں سے کوئی شخص) ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح واپس لوٹا دی ہوئی ہے یہاں تک کہ میں ہر سلام کرنے والے (کو اُس) کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، اَحمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام عسقلانی نے فرمایا: اِسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے اور اِس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کی سند میں عبد اللہ بن یزید الاسکندرانی راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ مہدی بن جعفر اور دیگر تمام راوی ثقات ہیں۔

.... ٢/٥٢٧، الرقم: ١٠٨٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٦٢، الرقم: ٣٠٩٢، ٩٣٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/٢١٧، الرقم: ٤١٦١ـ ٥١٨١، وابن راهويه في المسند، ١/٤٥٣، الرقم: ٥٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٢ـ

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ، (وفي رواية هدّاب:) مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معراج کی شب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، (اور ھدّاب کی ایک روایت کے مطابق) سرخ ٹیلے کے پاس سے میرا گزر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ.

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب من فضائل موسى عليه السلام، ٤/١٨٤٥، الرقم: ٢٣٧٥، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، ٣/٢١٥، الرقم: ١٦٣١-١٦٣٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٤١٩، الرقم: ١٣٢٨.

٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/١٤٧، الرقم: ٣٤٢٥، وابن عدي في الكامل، ٢/٣٢٧، الرقم: ٤٦٠، والديلمي في مسند —

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَأَرْجُوْ أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَبِي يَعْلٰى ثِقَاتٌ. وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: فَقَدْ صَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَلَّفَ فِي ذَالِکَ جُزْءًا. وَقَالَ الزُّرْقَانِيُّ: وَجَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيْفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ وَرَوَى فِيْهِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه مَرْفُوْعًا.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاءِ کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں حیات ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو یعلی، ابن عدی، بیہقی اور دیلمی نے ثقہ راویوں سے بیان کیا ہے۔ اور امام ابن عدی نے فرمایا: اِس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام ابو یعلی کے رجال ثقات ہیں۔ اور علامہ شوکانی

.... الفردوس، ۱/۱۱۹، الرقم: ۴۰۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۴۸۷، وأيضًا في لسان الميزان، ۲/۱۷۵، ۲۴۶، الرقم: ۷۸۷، ۱۰۳۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۱۱، والسيوطي في شرحه على سنن النسائي، ۴/۱۱۰، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۶/۱۹، وقال: وألفت عن ذالك تأليفا سميته: انتباه الأذكياء بحياة الأنبياء، والمناوي في فيض القدير، ۳/۱۸۴، والشوكاني في نيل الأوطار، ۵/۱۷۸، والزرقاني في شرحه على موطأ الإمام مالك، ۴/۳۵۷۔

نے فرمایا: اسے امام بیہقی نے صحیح قرار دیا ہے اور حیاتِ انبیاء علیہم السلام پر انہوں نے ایک جزء (صحیح اَحادیث کی مختصر سی کتاب) بھی تالیف کی ہے۔ اسی طرح امام زرقانی نے بھی فرمایا کہ امام بیہقی نے حیاتِ انبیاء علیہم السلام پر ایک نہایت لطیف کتاب تالیف کی ہے جس میں انہوں نے حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایات اِسنادِ صحیح کے ساتھ بیان کی ہیں۔

وقال العسقلاني في "الفتح": قَدْ جَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيْفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي قُبُوْرِهِمْ أَوْرَدَ فِيْهِ حَدِيْثَ أَنَسٍ رضي الله عنه: اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ. أَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيْقِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ وَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيْدٍ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَسْوَدِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادِ الْبَصْرِيُّ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْهُ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَبُوْ يَعْلٰى فِي مُسْنَدِهِ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ. (۱)

''امام عسقلانی فتح الباری میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے کے بارے میں (صحیح اَحادیث پر مشتمل) ایک خوبصورت کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے

(۱) ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی وارد کی ہے کہ انبیاء کرام علیھم السلام اپنی قبور میں (حیاتِ ظاہری کی طرح ہی) زندہ ہوتے ہیں اور صلاۃ بھی ادا کرتے ہیں۔ یہ حدیث اُنہوں نے یحیی بن ابی کثیر کے طریق سے روایت کی ہے اور وہ صحیح حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ اُنہوں نے مستلم بن سعید سے روایت کی اور امام احمد بن حنبل نے بھی انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان نے یہ حدیث حجاج اسود سے روایت کی ہے اور وہ ابن ابی زیاد البصری ہیں اور اُنہیں بھی امام اَحمد بن حنبل نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن معین نے بھی حضرت ثابت سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو یعلی نے بھی اپنی مسند میں اسی طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے اور امام بزار نے بھی اس کی تخریج کی ہے اور امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔‘‘

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَرَضَ اللهُ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة في الإسراء، ١/١٣٦، الرقم: ٣٤٢، وأيضًا في كتاب الأنبياء، باب ذكر إدريس وهو جد أبي نوح ويقال جد نوح، ٣/١٢١٧، الرقم: ٣١٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات وفرض الصلوات، ١/١٤٨، الرقم: ١٦٣۔

ﷻ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذَالِکَ، حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَکَ عَلٰى أُمَّتِکَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلَاةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ ذَالِکَ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ ذَالِکَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ، وإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْکُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (شبِ معراج) اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو میں ان (نمازوں) کے ساتھ واپس آیا یہاں تک کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے سوال کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت کے لیے آپ پر کیا فرض

کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے کہا: اپنے ربّ کی طرف واپس جایئے کیوں کہ آپ کی اُمت اِس (کی ادائیگی) کی طاقت نہیں رکھتی۔ پس انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ (میری درخواست پر) اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: اپنے ربّ کی طرف (پھر) جایئے کیوں کہ آپ کی اُمت میں ان کی (ادائیگی کی) طاقت بھی نہیں ہے۔ پس میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ اور کم کر دیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا: اپنے ربّ کی طرف جایئے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی ادائیگی کی طاقت بھی نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہ (ہیں تو) پانچ (نمازیں) مگر (ثواب کے اعتبار سے) پچاس (کے برابر) ہیں۔ میرے ہاں اَحکامات تبدیل نہیں ہوا کرتے۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے ربّ کی طرف جایئے (اور مزید کمی کے لیے درخواست کیجیے) میں نے کہا: مجھے اب اپنے ربّ سے حیا آتی ہے۔ پھر (جبرائیل علیہ السلام) مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک (کی مانند خوشبودار) ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ: فَنعتَهٗ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهٗ. قَالَ: مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ: وَلَقِيْتُ عِيْسٰى فَنعتَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میری حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصف یوں بیان فرمایا: وہ دبلے پتلے، دراز قد، گھنگریالے بالوں والے ایسے آدمی ہیں جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کا حلیہ بیان فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے (اور ایسے تروتازہ ہیں) گویا ابھی حمام سے (نہا کر) نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملا اور میں اُن کی ساری اولاد میں سب سے زیادہ اُن سے مشابہ ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: واذكر في الكتاب مريم، ۳/۱۲۶۹، الرقم: ۳۲۵٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات، ۱/۱۵٤، الرقم: ۱٦۸۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَهْبِطَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا، وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ بِنِيَّتِهِمَا، وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتّٰى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ. يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: أَي بَنِي أَخِي، إِنْ رَأَيْتُمُوْهُ فَقُوْلُوْا: أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام عادل حاکم اور منصف امام کے طور پر ضرور اتریں گے۔ وہ فوری طور پر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت سے چل پڑیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے، مجھے سلام کریں گے اور میں اُنہیں ضرور جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (راوی سے) فرمایا: اے میرے بھتیجے! اگر آپ کو ان کی زیارت کی سعادت حاصل ہو تو ان سے عرض کرنا کہ ابو ہریرہ نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔''

اِس حدیث کو امام حاکم، ابن عساکر اور متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٥١، الرقم: ٤١٦٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٧/٤٩٣، والهندي في كنز العمال، ١٤/١٤٦، الرقم: ٣٨٨٥١۔

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسٰى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (شبِ معراج) میں نے خود کو حطیم کعبہ میں پایا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠۔

بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اُٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (دیکھ دیکھ کر) انہیں بتاتا چلا گیا اور میں نے خود کو انبیاء کی ایک جماعت میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی اُن سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب اَنبیاء علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔‘‘

اِسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٢٣، الرقم: ٤٠٨٧، وابن قتيبة في تأويل مختلف الحديث، ١/٣٢١۔

يَقُوْلُ وَهُوَ يَصِفُ يُوْسُفَ عليه السلام حِيْنَ رَآهُ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا صُوْرَتُهُ كَصُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا أَخُوْکَ يُوْسُفُ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَکَانَ اللهُ قَدْ أَعْطٰی يُوْسُفَ مِنَ الْحُسْنِ وَالْهَيْبَةِ مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ حَتّٰی کَانَ يُقَالُ وَاللهِ، أَعْلَمُ أَنَّهُ أُعْطِيَ نِصْفَ الْحُسْنِ وَقُسِّمَ النِّصْفُ الآخَرُ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَابْنُ قُتَيْبَةَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اس وقت آپ ﷺ حضرت یوسف علیہ السلام کے اَوصاف بیان کر رہے تھے جب آپ ﷺ نے انہیں (معراج کی رات) تیسرے آسمان پر دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ای: ایسے شخص کو دیکھا جس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح تھی۔ پس میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ حسن و رعب عطا کر رکھا تھا جو عالمین میں سے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی کو عطا کیا گیا۔ یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ اللہ کی قسم! میں یہ جانتا ہوں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو پورے حسن کا آدھا حصہ اور دوسرا آدھا حصہ (تمام دنیا کے) لوگوں کو عطا ہوا۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم اور ابن قتیبہ نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ ﷵ فِي هٰذَا الْوَادِي مُحْرِمًا بَيْنَ قِطْوَانِيَّتَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گویا میں (اس وقت بھی) حضرت موسیٰ بن عمران ﷵ کو اس وادی میں دو قطوانی چادروں میں حالتِ اِحرام میں دیکھ رہا ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی، ابویعلی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اس کی اِسناد حسن ہے۔

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٤٢، الرقم: ١٠٢٥٥، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٦/٣٠٨، الرقم: ٦٤٨٧، وأبو يعلى في المسند، ٩/٢٧، الرقم: ٥٠٩٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١١٨، الرقم: ١٧٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٢١، وأيضًا، ٨/٢٠٤۔

١٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتٰى عَلٰى وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: وَادِي الْأَزْرَقِ. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ مُهْبِطًا لَهُ خُوَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّكْبِيْرِ. ثُمَّ أَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الثَّنِيَّةُ؟ قَالُوْا: ثَنِيَّةُ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ خِطَامُهَا لِيْفٌ وَهُوَ يُلَبِّي وَعَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ وادیِ اَزرق کی طرف تشریف لائے اور دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ وادیِ اَزرق ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس وادی میں اللہ تعالیٰ

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٣٧٣،٦٣٨، الرقم: ٣٣١٣، ٤١٢٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٠٣، الرقم: ٦٢١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٥٩، الرقم: ١٢٧٥٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٢٢٣، ٣/٩٦، وأبو عونة في المسند، ٢/٤٢١، الرقم: ٣٦٨٢۔

کی کبریائی بیان کرتے ہوئے اتر رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ ایک پہاڑی راستے کی طرف تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون سا پہاڑی راستہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ فلاں فلاں پہاڑی راستہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: گویا میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام کو سرخ گنگریالے بالوں والی اُونٹنی پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ اُس اونٹنی کی لگام کھجور کی چھال کی ہے اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور آپ نے اُون کا جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، ابن حبان، ابو نعیم، ابو عوانہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ سَلَکَ فَجَّ الرَّوْحَاءِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا حُجَّاجًا عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ، وَلَقَدْ صَلّٰى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۳: أخرجه الحاکم في المستدرك، ۲/۶۵۳، الرقم: ۴۱۶۹، والطبراني في المعجم الکبير، ۱۲/۴۷۴، الرقم: ۱۳۵۲۵، والبيهقي في السنن الکبرى، ۵/۱۷۷، الرقم: ۹۶۱۸، والفاکهي في أخبار مکة، ۴/۲۶۶، الرقم: ۲۵۹۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۲۹۷۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ روحاء کے راستے پر ستر انبیاء کرام علیہم السلام حج کی غرض سے گزرے ہیں جو اُون کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے اور مسجد خیف میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا کی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا مِنْهُمْ مُوْسٰى عليه السلام كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قِطْوَانِيَّتَانِ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى بَعِيْرٍ مِنْ إِبِلِ شَنُوْءَةَ مَخْطُوْمٌ بِخُطَامِ لِيْفٍ لَهُ ضِفْرَانِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْفَاكِهِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٥٢، الرقم: ١٢٢٨٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/١٠، وابن عدي في الكامل، ٦/٥٨، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٦٦، الرقم: ٢٥٩٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٩٢، الرقم: ٣٧٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٢١، ٢٩٧۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجدِ خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے نماز ادا کی جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے، گویا میں (اس وقت بھی) ان کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ان پر دو قطوانی چادریں تھیں اور وہ حالتِ احرام میں قبیلہ شنوہ کے اُونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار تھے جس کی نکیل کھجور کی چھال کی تھی جس کی دو رسیاں تھیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی، ابو نعیم اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

١٥. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا بَلَغَنِي بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ، هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ ابْنُ الْحِمْيَرِيِّ لَا أَعْرِفُهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

١٥: أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٥٥، الرقم: ١٤٢٥، ١٤٢٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٤١٦، الرقم: ٢٨٣١، وابن حيان في العظمة، ٢/٧٦٢، الرقم:١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٢۔

وروى أبو الشيخ ابن حَيَّانَ وَلَفْظُهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتعَالٰى مَلَکًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ کُلِّهِمْ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِي، إِذَا مُتُّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، صَلّٰى عَلَيْکَ فُلَانٌ، فَيُصَلِّي الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى عَلٰى ذَالِکَ الرَّجُلِ بِکُلِّ وَاحِدٍ عَشَرًا.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطاء فرمائی ہے، پس روزِ قیامت تک جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا، وہ فرشتہ اس درود پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام مجھے پہنچائے گا، اور عرض کرے گا: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بزار اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور منذری نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں ابن حمیری راوی کو میں نہیں جانتا، اِس کے علاوہ تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

’’ابو شیخ ابن حیان کی روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آواز سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے، پس وہ فرشتہ میرے وصال کے بعد میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہے گا۔ پس میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجے گا، وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام لے گا اور کہے گا: یا محمد! (میرے آقا!) فلاں شخص نے آپ کی خدمت میں درود بھیجا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر ہر ایک درود کے بدلے میں دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔‘‘

١٦. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ يَقُوْلُ: قُوْلُوْا: اَلتَّحِيَّاتُ ِللهِ، الزَّاكِيَّاتُ ِللهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ ِللهِ، السَّلَامُ عَلَيْکَ

١٦: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب النداء بالصلاة، باب التشهد في الصلاة، ١/٩٠-٩١، الرقم: ٢٠٣-٢٠٦، والشافعي في المسند، ١/٢٣٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٦١، الرقم: ٢٩٩٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢٠٢، الرقم: ٣٠٦٧، ٣٠٧٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٢٦١، والدار قطني في السنن، ١/٣٥١، الرقم: ٦-٩، والحاكم في المستدرك، ١/٣٩٨، ٣٩٩، الرقم: ٩٧٨-٩٨٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٢، الرقم: ٢٦٥٥-٢٦٦٧، وابن عبد البر في الاستذكار، ١/٤٨٤۔

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ ......

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَمَالِكٌ. وَقَالَ الدَّارَ قُطْنِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ...... فذكر الحديث بنحوه.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما. وَقَالَ الدَّارَ قُطْنِيُّ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صِحَّتُهُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُوْلُ إِذَا تَشَهَّدَتْ......فذكره الحديث بنحوه.

رَوَاهُ مَالِکٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں کہو: ''تمام قولی اور فعلی عبادتیں، اور تمام پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اور سلامتی ہو آپ پر، اے نبیِ مکرم! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات (کا نزول ہو) اور سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے (پیارے) بندے اور اُس کے رسول ہیں۔''

اِس حدیث کو امام مالک، شافعی، عبد الرزاق اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تشہد میں یہ پڑھو: تمام قولی اور فعلی عبادتیں اور تمام پاکیزہ کلمات اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں، اے نبیِ مکرّم! آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو......''

اِس حدیث کو امام دارقطنی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں یوں تشہد سکھایا کرتے تھے۔ تمام قولی فعلی عبادات اور تمام عمدہ کلمات اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں۔ اے نبیِ محتشم! آپ پر سلامتی، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں...... الحدیث۔''

اِس حدیث کو امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ سند متصل حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

''اور ایک روایت میں ہے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما تشہد میں مذکورہ بالا دعا ہی پڑھا کرتی تھیں۔''

اِس حدیث کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بُرَيْدَةُ، إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِکَ، فَلَا تَتْرُکَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَکَاةُ الصَّلَاةِ، وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِيْعِ أَنْبِيَاءِ اللهِ

۱۷: أخرجه الدار قطني في السنن، ۱/۳۵۵، الرقم: ۳، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۳۹۲، الرقم: ۸۵۲۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۱۳۲۔

وَرُسُلِهٖ، وَسَلِّمْ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبید اللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! جب تم اپنی نماز پڑھنے بیٹھو تو تشہد اور مجھ پر درود بھیجنا کبھی ترک نہ کرنا، وہ نماز کی زکاۃ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُس کے نیک بندوں پر بھی سلام بھیجا کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارقطنی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ، فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

١٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد، ١/١٢٦، الرقم: ٤٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ١/٢٥٤، الرقم: ٧٧٢، والدارمي في السنن، ١/٣٧٧، الرقم: ١٣٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٥/٣٩٧، الرقم: ٢٠٤٨، والرازي في علل الحديث، ١/١٧٨، الرقم: ٥٠٩۔

وَقَالَ الرَّازِيُّ: قَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ: عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ نُدْبًا مُؤَكَّدًا أَوْ وُجُوْبًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّ الْمَسَاجِدَ مَحَلُّ الذِّكْرِ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُ.

''حضرت ابوحمید الساعدی یا ابو اُسید الانصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجے پھر کہے: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو حاتم رازی نے بیان کیا کہ امام ابو زُرعہ نے فرمایا: حضرت ابوحمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی روایات صحیح تر ہوتی ہیں۔ اور امام مناوی نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام کو محبوب، ضروری اور لازم سمجھتے ہوئے عرض کرنا چاہیے کیوں کہ مساجد ذکر کرنے کی جگہ ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا بھی ذکر الٰہی ہی ہے۔

١٩. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهما عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰی رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء ما يقول عند دخول المسجد، ١٢٧/٢، الرقم: ٣١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ٢٥٣/١، الرقم: ٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٩٨/١، الرقم: ٣٤١٢، وأيضًا، ٩٦/٦، الرقم: ٢٩٧٦٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٢٥/١، الرقم: ١٦٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٢/٦ـ٢٨٣، الرقم: ٢٦٤٥٩ـ٢٦٤٦٢، وأبو يعلى في المسند، ١٢١/١٢، ١٩٩، الرقم: ٦٧٥٤، ٦٨٢٢، وأيضًا في المعجم، ٥٤/١، الرقم: ٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٢٤/٢٢، الرقم: ١٠٤٤، وأيضًا في الدعاء، ١٥٠/١، الرقم: ٤٢٣ـ٤٢٦.

وفي رواية: يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ...... فذكر الحديث نحوه. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وفي رواية: قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ......وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ...... فذكر الحديث بنحوه. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: قَالَتْ: قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِكَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى فِي الْمُعْجَمِ.

’’حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جان سیدۂ کائنات فاطمہ الکبری سلام اللہ علیہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت محمد مصطفٰی ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھتے اور اُس کے بعد یہ دعا مانگتے: اے ربّ! میرے لیے میرے (یعنی امت کے) گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور باہر تشریف لاتے وقت بھی محمد مصطفٰی ﷺ پر صلاۃ وسلام پڑھتے اور پھر یوں دعا مانگتے: اے میرے ربّ! میرے لئے میرے (امت کے) گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے

کھول دے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، اَحمد اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر بھی سلام ہو...... اس کے بعد اسی طرح حدیث بیان کی۔‘‘ اِسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

’’ایک اور روایت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے ...... اور اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلام بھیجتے......اس کے بعد سابقہ حدیث کی دعا بیان کی۔‘‘ اِسے امام احمد، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ یوں فرماتے: اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔‘‘ اِس حدیث کو امام ابو یعلی نے المعجم میں روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ

٢٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ١/٢٥٤، الرقم: ٧٧٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٧، الرقم: ٩٩١٨، والبخاري في التاريخ ــ

أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. وفي رواية: وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) یہ کہے: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور (اس کے بعد) کہے: اے میرے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا۔''

''اور ایک روایت کے مطابق فرمایا: اُسے چاہیے کہ وہ (سلام عرض کرنے

.... الكبير، ١/١٥٩، الرقم: ٤٧٠، والحاكم في المستدرك، ١/٣٢٥، الرقم: ٧٤٧، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٩٧، الرقم: ٢٩٣۔

کے بعد) کہے: اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے دور رکھ۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢١. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رضي الله عنه أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ رضي الله عنه كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَوَّذَ مِنَ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢٢. وفي رواية: عَنْ عَلْقَمَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢٣. وفي رواية: عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رضي الله عنه كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ وَإِذَا دَخَلَ بَيْتًا لَيْسَ فِيْهِ أَحَدٌ

٢١-٢٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/٢٩٨، الرقم: ٣٤١٦-٣٤١٨.

قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت محمد بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب کبھی مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر کہتے: ''اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ'' (اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو تب بھی حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجتے اور پھر شیطان مردود سے پناہ مانگتے (ان کا یہ عمل حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ہمیشہ ہوا کرتا تھا)۔''

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

''ایک روایت میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تھے، تو کہتے تھے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ صَلَّى اللهُ وَمَلَائِکَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ۔'' (اے نبی محتشم! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں، (ہمیشہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور اس کے فرشتوں کی طرف سے بھی محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و برکات ہوں۔''

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

''ایک روایت میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: ''بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ'' (اللہ تعالیٰ کے نام

اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ (میں اس مسجد میں داخل ہوتا ہوں)۔ اور جب کسی ایسے گھر میں داخل ہوتے جس میں کوئی بھی نہ ہوتا تو کہتے: ’’اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ‘‘ (آپ پر سلامتی ہو)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا لِرِجْلِكَ؟ قَالَ: اجْتَمَعَ عَصَبُهَا مِنْ هَاهُنَا. فَقُلْتُ: اُدْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَانْبَسَطَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن سعد رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سن ہوگیا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمٰن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہاں سے

٢٤-٢٧: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/٣٣٥، الرقم: ٩٦٤، وابن الجعد في المسند، ١/٣٦٩، الرقم: ٢٥٣٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/١٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٤١-١٤٢، الرقم: ١٦٨-١٧٠، ١٧٢-

میرے پٹھے کھنچ گئے ہیں تو میں نے عرض کیا: تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا ذکر کریں، تو انہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیك وسلم) کا نعرہ بلند کیا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری نے الأدب المفرد میں اور ابن السنی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۵. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاه، فَقَامَ فَمَشٰى. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

''ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہ اُن کی ٹانگ سن ہوگئی اور وہ بیٹھ گئے، پھر اُنہیں کسی نے کہا کہ لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کا ذکر کرو۔ تو انہوں نے کہا: یا محمداہ! (اے محمد صلی اللہ علیك وسلم!) اُن کا یہ کہنا تھا کہ وہ (ٹھیک ہوگئے اور) اُٹھ کر چلنے لگ گئے۔''

اِس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

۲۶. وفي رواية: خَدِرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ:

مُحَمَّدٌ ﷺ، فَذَهَبَ خَدِرُهُ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

٢٧. وفي رواية: عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ صلى الله عليك وسلم، فَقَالَ: فَقَامَ فَكَأَنَّمَا نُشِّطَ مِنْ عِقَالٍ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

’’ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے کسی شخص کی ٹانگ سن ہوگئی تو اُنہوں نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں میں سے جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کا ذکر کرو، تو اُس شخص نے یا محمد (صلی اللہ علیك وسلم) کا نعرہ لگایا تو اُسی وقت اُس کے پاؤں کا سن ہونا جاتا رہا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

’’ایک روایت میں حضرت ہیثم بن حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اُنہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک آدمی کی ٹانگ سن ہوگئی، تو اس سے کسی شخص نے کہا: لوگوں میں سے جو شخص تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کا ذکر کر، تو اس نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیك وسلم۔ راوی بیان کرتے ہیں: پس وہ شخص یوں اُٹھ کھڑا ہوا گویا باندھی ہوئی رسی سے آزاد ہو کر مستعد ہو گیا ہو۔‘‘ اِس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُـلًا كَانَ يَخْتَلِفُ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه فِي حَاجَةٍ لَهُ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ ابْنَ حُنَيْفٍ، فَشَكٰى ذَالِکَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: اِئْتِ الْمِيْضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ، فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِکَ إِلٰى رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي، وَتَذْكُرُ حَاجَتَکَ، وَرُحْ حَتّٰى أَرُوْحَ مَعَکَ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتٰى بَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه، فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتّٰى أَخَذَ بِيَدِهِ، فَأَدْخَلَهُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه، فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطُّنْفُسَةِ،

٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/١٨٣، الرقم: ٥٠٨، وأيضًا في الدعاء/٣٢٠، الرقم: ١٠٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٤، ٢٧٤، الرقم: ١٠١٨، والسبكي في شفاء السقام/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٠١۔

فَقَالَ: حَاجَتُکَ؟ فَذَکَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَکَرْتَ حَاجَتَکَ، حَتّٰی کَانَ السَّاعَةَ وَقَالَ: مَا کَانَتْ لَکَ مِنْ حَاجَةٍ فَاذْکُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاکَ اللهُ خَيْرًا، مَا کَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتّٰی کَلَّمْتَهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللهِ مَا کَلَّمْتُهُ، وَلٰکِنِّي شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَأَتَاهُ ضَرِيْرٌ، فَشَکٰی إِلَيْهِ ذِهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَتَصْبِرُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِئْتِ الْمِيْضَأَةَ، فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَکْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ. قَالَ ابْنُ حُنَيْفٍ: فَوَاللهِ، مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ، حَتّٰی دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ کَأَنَّهُ لَمْ يَکُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس کسی ضرورت سے آتا رہا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُس کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور اس کی حاجت پر غور نہ فرماتے تھے۔ وہ شخص (عثمان) بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان

سے اپنے مسئلہ کی بابت شکایت کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: لوٹا لاؤ اور وضو کرو، اس کے بعد مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھو، پھر (یہ دعا) پڑھو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف اپنے نبی محمد ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ اور پھر اپنی حاجت کو یاد کرو۔ (اور یہ دعا پڑھ کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ) یہاں تک کہ میں بھی تمہارے ساتھ آ جاؤں۔ پس وہ آدمی گیا اور اس نے وہی کیا جو اسے کہا گیا تھا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھاما اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس چٹائی پر بٹھایا اور پوچھا: تیری کیا حاجت ہے؟ تو اس نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے اسے پورا کر دیا۔ پھر اُنہوں نے اُس سے کہا: تو نے اپنی اس حاجت کے بارے میں آج تک بتایا کیوں نہیں؟ آئندہ تمہاری جو بھی ضرورت ہو مجھے بیان کرو۔ پھر وہ آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلا گیا اور حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اگر آپ میرے مسئلہ کے بارے میں حضرت عثمان سے بات نہ کرتے تو وہ میری حاجت پر غور کرتے نہ میری طرف متوجہ ہوتے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا میں نے ان سے تمہارے بارے میں بات نہیں کی۔ بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ ایک نابینا آدمی آیا اور آپ ﷺ سے اپنی بینائی ختم ہو جانے کا شکوہ کیا، تو آپ ﷺ نے اس

سے فرمایا: تو صبر کر۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کوئی خادم نہیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹا لیکر آ ؤ اور وضو کرو (اور اسے یہی عمل تلقین فرمایا)، حضرت ابن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! ہم لوگ نہ تو ابھی مجلس سے دور ہوئے اور نہ ہی ہمارے درمیان لمبی گفتگو ہوئی، حتی کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اُسے کبھی اندھا پن تھا ہی نہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ...... وَحَمَلَ خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ رضی اللہ عنہ حَتّٰى جَاوَزَهُمْ وَسَارَ لِجِبَالِ مُسَيْلَمَةَ وَجَعَلَ يَتَرَقَّبُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ فَيَقْتُلَهُ ثُمَّ رَجَعَ ثُمَّ وَقَفَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَدَعَا الْبِرَازَ. وَقَالَ: أَنَا ابْنُ الْوَلِيْدِ الْعُوْدِ، أَنَا ابْنُ عَامِرٍ وَزَيْدٍ. ثُمَّ نَادٰى بِشِعَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَكَانَ شِعَارُهُم يُوْمَئِذٍ ’’يَا مُحَمَّدَاه‘‘. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (طویل روایت میں) بیان کرتے ہیں کہ ’’(جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

٢٩: أخرجه الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢ / ٢٨١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/ ٣٢٤۔

نے (اسلامی لشکر کا) علَم سنبھالا اور لشکر سے گزر کر مسیلمہ کذاب کے مستقر پہاڑ کی طرف چل دیئے اور وہ اِس انتظار میں تھے کہ مسیلمہ تک پہنچ کر اُسے قتل کر دیں۔ پھر وہ لوٹ آئے اور دونوں لشکروں کے درمیان کھڑے ہوکر دعوتِ مبارزت دی اور بلند آواز سے پکارا: میں ولید کا بیٹا ہوں، میں عامر و زید کا بیٹا ہوں۔ پھر اُنہوں نے مسلمانوں کا مروجہ نعرہ بلند کیا اور اُن دنوں اُن کا جنگی نعرہ ''یا محمداہ صلی اللہ علیک وسلم'' (یا محمد! مدد فرمائیے) تھا۔''

اِس حدیث کو امام طبری اور ابن کثیر نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۰. عَنْ مَالِکٍ الدَّارِ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رضی الله عنه، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلٰی قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ لِأُمَّتِکَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَکُوْا، فَأَتَی الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِءْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّکُمْ مَسْقِيُّوْنَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْکَ

۳۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٧/٤٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٤٩، والسبكي في شفاء السقام/١٣٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم/٣٧٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/١٦٧، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٤٨٤۔

الْكَيْسُ، عَلَيْکَ الْكَيْسُ، فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ، لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

''حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے تو ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی اُمت کے لیے سیرابی کی دعا فرمائیں کیوں کہ وہ (قحط سالی کے باعث) تباہ ہوگئی ہے تو خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کیے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو کہ (دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں ان سے) ہوشیار رہو، ہوشیار رہو۔ پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ کوئی کام میرے بس میں نہ رہے۔''

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا: اِس کی اسناد صحیح ہے۔ امام عسقلانی نے بھی فرمایا: امام ابن ابی شیبہ نے اسے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ أَيُّوْبَ ﷺ فَقَالَ: نَعَمْ، جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ (وفي رواية: وَلَا الْخَدَرَ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت داود بن ابی صالح ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز (خلیفہ وقت) مروان آیا اور اس نے دیکھا کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے کھڑا ہے، تو اس آدمی سے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ کیا کر رہا ہے؟

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٢، الرقم: ٢٣٦٣٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٦٠، الرقم: ٨٥٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٨، الرقم: ٣٩٩٩، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٤، وأيضًا، ٩/١٤٤، الرقم: ٩٣٦٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٧/٢٤٩، ٢٥٠، والسبكي في شفاء السقام/١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٤٥، والهندي في كنز العمال، ٦/٨٨، الرقم: ١٤٩٦٧۔

جب اُس شخص نے مروان کی طرف رُخ کیا تو وہ (صحابی رسول) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، اُنہوں نے (جواب میں) فرمایا: ہاں (میں جانتا ہوں کہ) میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں، کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔ (ایک روایت کے الفاظ ہیں: میں کسی بے حس اور بے جان شے کے پاس نہیں آیا۔) میں نے رسولِ خدا ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: دین پر مت روؤ جب اس کا ولی اس کا اہل ہو، ہاں دین پر اس وقت روؤ جب اس کا ولی نا اہل ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام اَحمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، اِذْهَبْ إِلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ، ثُمَّ

٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر، ١/٤٦٩، الرقم: ١٣٢٨، وأيضًا في كتاب المناقب، باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٥٣-١٣٥٥، الرقم: ٣٤٩٧، ونحوه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٤، الرقم: ١١٨٥٨، وأيضًا، ٧/٤٣٥- ٤٣٦، الرقم: ٣٧٠٥٩، ٣٧٠٧٤۔

سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيْدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوْثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِي. فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: مَا كَانَ شَيءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَالِكَ الْمَضْجَعِ، فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِي ثُمَّ سَلِّمُوْا، ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُوْنِي وَإِلَّا فَرُدُّوْنِي إِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عمرو بن میمون اَودی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بوقتِ وصال اپنے صاحبزادے سے) فرمایا: اے عبد اللہ بن عمر! اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ مجھے میرے دونوں رفقاء کے ساتھ (روضہ رسول ﷺ میں) دفن ہونے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ درخواست پیش کی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ جگہ میں اپنے لیے رکھنا چاہتی تھی لیکن آج میں انہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا خبر لائے ہو؟ انہوں نے عرض کیا:

اے امیر المومنین! اُمّ المؤمنین نے آپ کے لیے اجازت دے دی ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس (متبرک و مقدس) مقام سے زیادہ میرے لیے (بطور آخری آرام گاہ) کوئی جگہ اہم نہیں تھی۔ سو جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جانا اور سلام عرض کرنا۔ پھر عرض کرنا (آقا!) عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔'' اِس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي دُفِنَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبِي فَأَضَعُ ثَوْبِي فَأَقُوْلُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللهِ، مَا دَخَلْتُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الزَّرْكَشِيُّ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠٢، الرقم: ٢٥٧٠١، والحاكم في المستدرك، ٣/٦٣، الرقم: ٤٤٠٢، وأيضًا، ٤/٨، الرقم: ٦٧٢١، والزركشي في الإجابة لما استدركت عائشة/٦٨، الرقم: ٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٦، وأيضًا، ٩/٣٧۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں اُس حجرہ مبارک میں داخل ہوتی جہاں حضور نبی اکرم ﷺ اور میرے والد (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) مدفون ہیں تو میں پردے کا کپڑا اُتار دیتی تھی اور کہتی تھی: بے شک وہاں میرے خاوند اور میرے والد ہیں (جن سے پردہ ضروری نہیں ہوتا) لیکن جب وہاں اُن کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مدفون ہو گئے تو میں وہاں حضرت عمر سے حیاء کی خاطر مکمل حجاب میں داخل ہوتی تھی۔‘‘

اِس حدیث کو امام اَحمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ اور امام زرکشی نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٣٤. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَقْعَدَنِي عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ، إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِي بِالْكَفِّ الَّذِي غَسَّلْتَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَحَنِّطُوْنِي وَاذْهَبُوْا بِي إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذِنُوْا فَإِنْ رَأَيْتُمُ الْبَابَ قَدْ

٣٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٠/٤٣٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٤٩٢.

يُفْتَحُ فَادْخُلُوْا بِي وَإِلَّا فَرُدُّوْنِي إِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ قَالَ: فَغُسِّلَ وَكُفِّنَ وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ يَأْذُنُ إِلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ مُسْتَأْذِنٌ فَرَأَيْتُ الْبَابَ قَدْ تَفَتَّحَ وَسَمِعْتُ قَائِـلًا يَقُوْلُ: أَدْخِلُوا الْحَبِيْبَ إِلٰى حَبِيْبِهِ فَإِنَّ الْحَبِيْبَ إِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا: جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا: اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ خود مجھے اپنے ان ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا اور مجھے (بھی وہی) خوشبو لگانا اور (میری میت) حضور ﷺ کے روضۂ اقدس کے پاس لے جانا اگر تم دیکھو کہ (خود بخود) دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا اس وقت تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے (یعنی قیامت نہ آ جائے۔ اور پھر ان کی خواہش کے مطابق ہی) انہیں غسل اور (متبرک خوشبو والا) کفن دیا گیا اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) سب سے پہلے میں نے روضہ رسول ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ابو بکر ہیں جو اندر

آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اَقدس کا دروازہ (خود بخود) کھل گیا اور میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ حبیب کو اس کے حبیب کے ہاں داخل کردو۔ بے شک حبیب بھی ملاقاتِ حبیب کے لیے مشتاق ہے۔''

اِسے امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ إِذْ رَأَى مُنْكَرًا لَا يُمْكِنُهُ أَنْ يُغَيِّرَهُ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ:

أَيَا قَبْرَ النَّبِيِّ وَصَاحِبَيْهِ أَلَا يَا غَوْثَنَا لَوْ تَعْلَمُوْنَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو اسحاق قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں مدینہ منورہ میں ہمارے پاس ایک آدمی تھا جب وہ کوئی ایسی برائی دیکھتا جسے وہ اپنے ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس آتا اور (آپ ﷺ کی بارگاہ میں یوں) عرض کرتا:

''اے (سرورِ دوعالم) صاحب قبر! (اور اپنی قبور میں آرام فرما) آپ کے دونوں رفقاء! اور اے ہمارے مددگار (اور ہمارے آقا و مولا) کاش آپ ہماری (حالتِ زار پر) نظر کرم فرمائیں۔''

٣٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٥، الرقم: ٤١٧٧.

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنِ الْحَسَنِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: افْرِشُوْا لِي قَطِيْفَتِي فِي لَحْدِي، فَإِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تُسَلَّطْ عَلٰى أَجْسَادِ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالْهِنْدِيُّ.

''حضرت حسن رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے لحد میں میری مخملیں چادر بچھا دینا، بیشک زمین کو انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام پر تسلط نہیں دیا گیا۔'' اِسے امام ابن سعد اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنِ الْحَسَنِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَأْكُلُ

٣٦: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٩٩، والهندي في كنز العمال، ١٥/٥٧٧، الرقم: ٤٢٢٤٥، والسيوطي في شرحه على سنن النسائي، ٤/٨٤، وأيضًا في الخصائص الكبرى، ٢/٢٧٨۔

٣٧: أخرجه الجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ/٣٨، الرقم: ٢٣، وابن القيّم في جلاء الإفهام/٤١، الرقم: ٥٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥، والسخاوي في القول البديع/١٦٩، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ١٠/٣٠٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٨٠، وأيضًا في الدر المنثور، ١/٨٧۔

الْأَرْضُ جَسَدَ مَنْ كَلَّمَهُ رُوْحُ الْقُدُسِ.

رَوَاهُ الْجَهْضَمِيُّ وَابْنُ الْقَيِّمِ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: مُرْسَلٌ حَسَنٌ.

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَلَّمَهُ رُوْحُ الْقُدُسِ، لَمْ يُؤْذَنْ لِلْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ مِنْ لَحْمِهِ. رَوَاهُ الْمَقْرِيْزِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے روح القدس (جبرائیل) نے کلام کیا ہو، زمین اُس کا جسم نہیں کھائے گی۔''

اِسے امام جھضمی، ابن القیم نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: یہ حدیث مرسل حسن ہے۔

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے رُوح القدس نے کلام کیا ہو، زمین کو اُس کا گوشت کھانے کی اِجازت نہیں دی گئی۔'' اِسے امام مقریزی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

❁ قَالَ الْعَلَّامَةُ الشُّرُنْبَلَالِيُّ فِي الإِيْضَاحِ فِي فَصْلِ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ: وَمِمَّا هُوَ مُقَرَّرٌ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ أَنَّهُ ﷺ حَيٌّ يُرْزَقُ مُمَتَّعٌ بِجَمِيْعِ الْمَلَاذِّ وَالْعِبَادَاتِ غَيْرَ أَنَّهُ حُجِبَ عَنْ أَبْصَارِ الْقَاصِرِيْنَ عَنْ شَرِيْفِ الْمَقَامَاتِ. (١)

(١) ذكره الشرنبلالي في نور الإيضاح/٣٩١۔

''علامہ شرنبلالی نے اپنی کتاب ''نور الإیضاح'' میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی فصل قائم کی ہے جس میں اُنہوں نے فرمایا: محققین کے نزدیک یہ اَمر طے شدہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حیات ہیں، آپ ﷺ کو (آپ ﷺ کی شان کے لائق) رزق دیا جاتا ہے اور آپ جملہ حلاوتوں اور عبادات سے مستفید ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے اُن لوگوں کی نگاہوں سے آپ ﷺ اوجھل ہیں جو مقاماتِ عالیہ سے قاصر ہیں۔''

٣٨. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رضی الله عنه مِنَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ.

''حضرت سعید بن عبد العزیز رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جب ایام حرّہ (جن دنوں یزید نے مدینہ منورہ پر حملہ کروایا تھا) کا واقعہ پیش آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کی

٣٨: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٥٦، الرقم: ٩٣، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٤٠٠، الرقم: ٥٩٥١، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ١/٢٩١، الرقم: ٤٠٢٩۔

مسجد میں تین دن تک اذان اور اقامت نہیں کہی گئی اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے (جو کہ جلیل القدر تابعی ہیں اُنہوں نے مسجدِ نبوی ﷺ میں پناہ لی ہوئی تھی اور انہوں نے تین دن تک) مسجد نہیں چھوڑی تھی اور وہ نماز کا وقت نہیں جانتے تھے مگر ایک دھیمی سی آواز کے ذریعے جو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور سے سنتے تھے۔ پھر انہوں نے اس کا معنی بھی بیان کیا۔''

اِس حدیث کو امام دارمی اور خطیب تبریزی نے روایت کیا ہے۔

٣٩. وفي رواية عنه، قَالَ: وَمَا يَأْتِي وَقْتَ صَلَاةٍ إِلَّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''اور آپ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ایک روایت میں ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی نماز کا وقت بھی ایسا نہیں آیا کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی) قبرِ انور سے اذان کی آواز نہ سنی ہو۔'' اِسے امام ابونعیم اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٣٩: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة/٤٩٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢٨٠، وأيضًا في الحاوي للفتاوى، ٢/٢٦٦، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ١٤/٦١٥، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ٧/٣٦٥، والشيخ عبد الحق الدهلوي في جذب القلوب إلى ديار المحبوب/٤٤۔

٤٠. وفي رواية عنه قَالَ: فَكُنْتُ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ أَسْمَعُ أَذَانًا يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْقَبْرِ الشَّرِيْفِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

وفي رواية عنه قَالَ: لَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ الْأَذَانَ وَالإِقَامَةَ مِنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَيَّامَ الْحَرَّةِ حَتّٰى عَادَ النَّاسُ. رَوَاهُ الْمَقْرِيْزِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’اور آپ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ فرمایا: جب نماز کا وقت آتا تو میں آپ ﷺ کی قبرِ انور کی جانب سے اذان کی آواز سنتا تھا۔‘‘

اِسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

’’اُن ہی سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایامِ حرّہ کے دوران مسلسل حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اَنور سے اَذان اور اِقامت کی آواز سنتا رہا، یہاں تک کہ لوگوں (کے حالات) معمول کی صورت حال پر واپس لوٹ آئے (یعنی مسجد نبوی میں باقاعدہ اَذان و اِقامت شروع ہوگئی)۔‘‘

اِسے امام مقریزی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٤٠: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥/١٣٢، والسيوطي في الرسائل التسع/٢٣٨-٢٣٩، وأيضًا في الحاوي للفتاوى، ٢/٢٦٦، وأيضًا في الخصائص الكبرى، ٢/٢٨١، والمقريزي في إمتاع الأسماع، ١٤/٦١٦، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ٧/٣٦٥.

٤١. عَنْ عُرْوَةَ رضي الله عنه لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ أَخَذُوْا فِي بِنَائِهٖ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا وَظَنُّوْا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ ﷺ فَمَا وَجَدُوْا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَالِکَ حَتّٰی قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ: لَا وَاللهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ ﷺ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رضي الله عنه.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ جب ولید بن عبد الملک کے زمانے میں (حجرۂ مبارک کی) دیوار اُن (لوگوں) پر گری تو ایک قدم ظاہر ہوا۔ لوگ ڈر گئے اور سمجھے کہ شاید یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا قدم مبارک ہے۔ اُنہیں پہچاننے والا کوئی نہ ملا یہاں تک کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے (پہچان لیا اور) کہا: خدا کی قسم، یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا قدم مبارک نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے۔‘‘

اسے امام بخاری اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

❁ وقال الملا علي القاري في ’’الوسائل‘‘: إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ أَنَّ قُبُوْرَهُمْ خَالِيَةٌ عَنْ أَجْسَادِهِمْ، وَأَرْوَاحِهِمْ غَيْرَ مُتَعَلَّقَةٍ

٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر، ١/٤٦٨، الرقم: ١٣٢٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٣٦٨۔

بِأَجْسَامِهِمْ، لِئَلَّا يَسْمَعُوْا سَلَامَ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَكَذَا وَرَدَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ يُلَبُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ، فَنَبِيُّنَا ﷺ أَوْلٰى بِهٰذِهِ الْكَرَامَاتِ.(۱)

’’ملا علی قاری نے اپنی کتاب ’’جمع الوسائل في شرح الشمائل‘‘ میں فرمایا: بیشک کسی نے یہ نہیں کہا کہ اُن کی قبریں اُن کے جسموں سے خالی ہیں اور اُن کی اَرواح کا اُن کے اجسام سے کوئی تعلق نہیں اور جو کوئی اُن پر سلام پیش کرتا ہے وہ اُسے نہیں سنتے۔ تو ایسا ہی انبیاء کے بارے میں آیا ہے کہ بیشک انبیاء کرام علیہم السلام تلبیہ کہتے ہیں اور حج کرتے ہیں، اور ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے تو یہ کرامات بدرجہ اَولیٰ ثابت ہیں۔‘‘

۞ وقال القسطلاني في ’’المواهب‘‘: وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ يَحُجُّوْنَ وَيُلَبُّوْنَ. فَإِنْ قُلْتَ: كَيْفَ يُصَلُّوْنَ وَيُحُجُّوْنَ وَيُلَبُّوْنَ وَهُمْ أَمْوَاتٌ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ، وَلَيْسَتْ دَارِ عَمَلٍ؟ فَالْجَوَابُ: أَنَّهُمْ كَالشُّهَدَاءِ، بَلْ أَفْضَلُ مِنْهُمْ، وَالشُّهَدَاءُ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ، فَلَا يَبْعُدُ أَنْ يَحُجُّوا وَيُصَلُّوْا.(۲)

(۱) ذكره الملا علي القاري في جمع الوسائل، ۲/ ۳۰۰۔

(۲) ذكره القسطلاني في المواهب اللدنية، ۲/ ۶۹۵، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ۷/ ۳۶۵۔۳۶۶۔

’’اور امام قسطلانی نے ’’المواهب‘‘ میں فرمایا: بیشک یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام حج کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ وفات پا چکے ہیں اور اُخروی گھر میں ہیں نہ کہ دار العمل میں تو اِس بات کا جواب یہ ہے کہ اُن کا حال شہداء کی طرح بلکہ اُن سے بھی افضل ہے۔ جب شہداء اپنے ربّ کے ہاں زندہ ہیں اور اُنہیں (اُن کی شان کے لائق) رزق دیا جاتا ہے، تو اگر انبیاء کرام علیہم السلام حج کریں اور نماز پڑھیں تو اِس میں کیا بعید ہے!‘‘

۞ وقال العلامة محمد أنور شاه الكاشميري: وَاعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ تَكَلَّمْنَا مَرَّةً فِي مَعْنٰى حَيَاةِ الشُّهَدَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام، وَحَاصِلُهُ أَنَّ الْحَيَاةَ بِمَعْنٰى أَفْعَالِ الْحَيَاةِ، وَإِلَّا فَالْأَرْوَاحُ كُلُّهَا أَحْيَاءٌ، وَلَوْ كَانَتْ أَرْوَاحُ الْكُفَّارِ.(۱)

’’علامہ محمد انور شاہ کاشمیری نے کہا: جان لو! ہم پہلے حیاتِ انبیاء اور حیاتِ شہداء کے متعلق بحث کر چکے ہیں، جس کا ماحصل یہ ہے کہ اُن کے زندہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ زندوں جیسے اَفعال بجا لاتے ہیں، اور رہ گئیں اَرواح، وہ تو تمام کی تمام (برزخ میں) زندہ ہیں اگرچہ وہ کافروں کی اَرواح ہی کیوں نہ ہوں۔‘‘

(۱) ذكره أنور شاه الكشميري في فيض الباري، ۳/ ۴۲۵۔

مصادر التّخريج

١. القرآن الحكيم۔

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. ابن اسحاق، اسماعیل الجھضمی القاضی المالکی (١٩٩-٢٨٢ھ)۔ فضل الصلاة علی النبی ﷺ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٧ھ۔

٤. انور شاہ کشمیری، محمد انور بن مولانا محمد معظم شاہ کشمیری (١٢٩٢-١٣٥٢ھ)۔ فیض الباري علی صحیح البخاري۔ قاہرہ، مصر: مطبعہ حجازی، ١٣٥٧ھ/١٩٣٨ء۔

٥. بخاری، ابو عبد الله محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٦. بخاری، ابو عبد الله محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧. بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/

٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ الصحيح۔ بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٨. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ المسند بيروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ دلائل النبوة۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ السنن الصغرى۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ/ ١٩٨٩ء۔

١١. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ السنن الكبرى۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٢. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ شعب الإيمان۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٣. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی

(۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء) ۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۴. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ اِقتضاء الصراط المستقیم۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ۱۹۷۸ء۔

۱۵. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۶. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱۷. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۸. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ الإصابة في تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

١٩. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري ۔لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٢٠. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ لسان الميزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٢١. ابن حیان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن محمد انصاری اصبہانی (٢٧٤۔٣٦٩ھ)۔ العظمة۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمة، ١٤٠٨ھ۔

٢٢. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٢٣. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ٧٤١ھ)۔ مشكوٰة المصابيح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٢٤. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/٩١٨-٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٢٥. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔

السنن۔ بیروت، لبنان: دارالکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۶. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۲۷. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۲۸. ابن راھویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراھیم بن مخلد بن إبراھیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۹. زرقانی، ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ شرح المواھب اللدنیة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۳۰. زرقانی، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵- ۱۷۱۰ء)۔ شرح الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۳۱. زرکشی، بدر الدین، امام، (۷۴۵-۷۹۴ھ)۔ الإجابة لما استدرکت عائشة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

٣٢. سبکی، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام انصاری (٦٨٣-٧٥٦ھ/١٢٨٤-١٣٥٥ء)۔ شفاء السقام في زيارة خير الأنام۔ حیدر آباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ١٣١٥ھ۔

٣٣. سخاوی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد (٨٣١-٩٠٢ھ/١٤٢٨-١٤٩٧ء)۔ القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبۃ العلمیہ، ١٣٩٧ھ/ ١٩٧٧ء۔

٣٤. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ الطبقات الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٣٥. ابن السنّی، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٤-٣٦٤ھ)۔ عمل اليوم والليلة۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/ ٢٠٠٤ء۔

٣٦. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ الحاوي للفتاوى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ١٤٢٥ھ۔

٣٧. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن

عثمان (۸٤۹-۹۱۱ھ/۱٤٤٥-۱٥۰٥ء)۔ الخصائص الكبرى۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۳۸. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹-۹۱۱ھ/۱٤٤٥-۱٥۰٥ء)۔ الدر المنثور في التّفسير بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۳ء۔

۳۹. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹-۹۱۱ھ/۱٤٤٥-۱٥۰٥ء)۔ الرسائل التسع۔ بیروت، لبنان: دار احیاء العلوم، ۱٤۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

٤۰. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹-۹۱۱ھ/۱٤٤٥-۱٥۰٥ء)۔ شرح سنن ابن ماجه۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٤۱. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸٤۹-۹۱۱ھ/۱٤٤٥-۱٥۰٥ء)۔ شرح على سنن النسائي۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامية، ۱٤۰٦ھ/۱۹۸٦ء۔

٤۲. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱٥۰-۲۰٤ھ/۷٦۷-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤۳. شرنبلالی، ابو اخلاص حسن بن عمار بن علی حنفی (۹۹٤-۱۰٦۹ھ/

۱۵۸۵-۱٦۵۹ء)۔ نور الإیضاح۔

۴۴. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (م ۱۲۵۵ھ)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۷۳ء۔

۴۵. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷٦۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۴٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ کتاب الدعاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۴۷. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ المعجم الأوسط۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۴۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰-۳٦۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۴۹. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٥٠. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٥١. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ تاريخ الأمم والملوك۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

٥٢. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبدالملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ شرح معاني الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٥٣. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ الآحاد والمثاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٥٤. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمیر ی القرطبی (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ الاستذكار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ء۔

٥٥. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ الاستيعاب في معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٥٦. عبد الحق محدث دہلوی، شیخ (٩٥٨-١٠٥٢ھ/١٥٥١-١٦٤٢ء)۔

جذب القلوب إلى ديارِ المحبوب۔ لکھنؤ، بھارت، مطبع منشی نولکشور۔

۵۷. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۵۸. عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد جراحی (۱۰۸۷-۱۱۶۲ھ/۱۶۷۶-۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۵۹. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷-۳۶۵ھ)۔ الكامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

۶۰. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الكبير المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۶۱. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۶۲. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/

٨٤٥-٩٢٨ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٦٣. فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/٨٨٥ء)۔ أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

٦٤. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (٢١٣-٢٧٦ھ)۔ تأويل مختلف الحديث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٣٩٣ھ/١٩٧٢ء۔

٦٥. ابن قیم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (٦٩١۔٧٥١ھ)۔ جلاء الأفهام في فضل الصلاة على محمد خير الأنام ﷺ۔ کویت: دار العروبہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٦٦. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر (٧٠١-٧٧٤ھ/ ١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ البداية والنهاية۔ بیروت، لبنان: مکتبہ المعارف۔

٦٧. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ۔

٦٨. کنانی، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

٦٩. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/٨٢٤-٨٨٧ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٧٠. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣-١٧٩ھ/٧١٢-٧٩٥ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٧١. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/٨٢١-٨٧٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٧٢. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النھضۃ الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٧٣. مقریزی، ابو العباس تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (٧٦٩-٨٤٥ھ/١٣٦٧-١٤٤١ء)۔ إمتاعُ الأسماع بما للنبی من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

٧٤. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ١٠١٤ھ/١٦٠٦ء)۔ جمع الوسائل في شرح الشمائل۔ کراچی، پاکستان: نور محمد، اصح المطابع۔

۷۵. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن علی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ فيض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۷۶. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱- ۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغيب والترهيب من الحديث الشريف۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۷۷. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۷۸. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۹. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶- ۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۸۰. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶- ۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء۔

۸۱. وادیاشی، محمد بن علی بن احمد اندلسی (۷۲۳-۸۰۴ھ)۔ تحفة المحتاج

إلى أدلة المنهاج۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

٨٢. ہندی، حسام الدین علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٨٣. ہیثمی، نورالدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٨٤. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

٨٥. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریہ، ١٤٠٧ھ۔